مُلّاواحدی کی سیرت نگاری کا منہج واُسلوب

The Methodology of Mulla Wahidi's Writing on the Biography of the Prophet ﷺ

Nimra Arslan
Visiting Lecturer, Government College Women University, Faisalabad
Email: nzafar778@gmail.com
Dr. Shazia
Assistant Professor, Govt. College Women University Faisalabad
Email: shazia.adnan81@gmail.com

Abstract:
The art of writing Seerah is like a garden, and the writers of Seerah are unique flowers in this garden, distinguished by their distinct colours and fragrance. Similarly, Mulla Wahidi holds a unique identity and a distinctive style among other Seerah writers due to his methodology and approach. His style serves as a model for modern Seerah writing in Urdu. One of the defining features of Mulla Wahidi's style is its alignment with contemporary needs.
He derives principles and solutions to societal and modern issues from the events of Seerah. Furthermore, his writings are enriched with literary elegance, which keeps the reader engaged. Mulla Wahidi's Seerah books have been well-received among Urdu readers because they combine literary charm with the use of metaphors and similes. Additionally, the simplicity and the unique tone of the Delhi dialect give his writings a vibrancy that feels as if emotions have been clothed in words, deeply touching the reader.
These qualities have significantly enhanced the importance of Mulla Wahidi's style. By learning from his methodology and approach, modern Seerah writing in Urdu can be made more impactful and beneficial.
Keywords: Seerah writers, Methodology, Mulla Wahidi, Modern Seerah

سیرت نگاری کا تعارف

فن سیرت نگاری اس کائنات کے سب سے عظیم وپاکیزہ اور کامل واکمل انسان کی حیاتِ طیبہ کو قلمبند کرنے کا عمل ہے۔ یہ ایسا عملی اور روحانی سفر ہے جو اپنے راہی کو نہ صرف نشانِ منزل کا پتہ دیتا ہے بلکہ منزلت بھی عطا کرتا ہے۔ سیرت نگاری ایسا گلشن ہے جو اپنی سیاحت کرنے والے شخص کے قلب وروح کو تازگی وطمانیت سے سرشار کر دیتا

ہے کیونکہ اس سفر کا ہر راہی نبی رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو سمجھنے اور دُنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کے نتیجے میں نبی رحمت ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی مہک اس کی گفتار و کردار سے بھی آتی ہے کیونکہ خدائے لم یزل نے نبی رحمت ﷺ کی سیرت و کردار کو تمام عالمِ انسانیت کے لیے اُسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1]

"بے شک اللہ کے رسول ﷺ کی ذات میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔"

اس آیتِ مبارکہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ نبی رحمت ﷺ کی ذات والاصفات ہی وہ مقدس ہستی ہے جن کی سیرت و شخصیت نسلِ انسانی کی مکمل و کامل رہنمائی کا کام سرانجام دے سکتی ہے پس یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جو فنِ سیرت نگاری کو مقدس علمی شعبہ اور ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ سیرت نگاری کا مقصد بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ کے ہر ہر گوشے کو نہایت تحقیق اور دیانت داری کے ساتھ بیان کرنا ہے۔ تاکہ ابن آدم نبی رحمت ﷺ کی سچی تعلیمات کو اپنا کر بارگاہِ ایزدی میں سرفراز ہو سکے۔ کیونکہ نبی رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ الوہی تعلیمات کا عملی نمونہ ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ))[2]

"آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ آپ ﷺ کا اخلاق تو قرآن تھا یعنی نبی رحمت ﷺ کے اخلاق کریمانہ قرآن مجید کے عین مطابق تھے گویا قرآن تھیوری ہے اور آپ ﷺ اس کا عملی نمونہ ہیں۔ سیرت نگاری کا دائرۂ کار سرکارِ دوعالم ﷺ کے زمانۂ طفولیت سے لے کر آپ ﷺ کے وصالِ باکمال تک کے ہر قول و فعل پر محیط ہے۔ جس میں عبادات ہوں یا اخلاق، معاملات ہوں یا دعوت الی اللہ، گھریلو معاملات ہوں یا سماجی زندگی، جنگ کا ماحول ہو یا حالتِ امن غرضیکہ حیاتِ انسانی کے ہر گوشے کے متعلق نبی رحمت ﷺ کی زندگی سے رہنما اُصول ملتے ہیں۔ سیرتِ طیبہ کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے تاکہ آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ اور تعلیماتِ طیبات کو اپنا کر حیاتِ فانی میں اپنی حیاتِ ابدی کی کامیابی کا سامان کر سکے۔

سیرت نگاری کی اہمیت

سیرت نگاری اسلام کے بنیادی علوم میں سے ایک علم ہے۔ جس کی غرض وغایت نبی رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو تفصیل سے بیان کرنا ہے۔ اور اس ذریعے سے اُمتِ مسلمہ کی رہنمائی کرنا ہے۔ کیونکہ اسلام کی حقیقی تفہیم سیرتِ طیبہ کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔ نبی رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ قرآن مجید کی عملی تشریح ہے۔ نبی رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ ایسے عالمگیر اُصول ہمارے سامنے پیش کرتی ہے جو ہر طبقہ اُمت کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے۔ خود ربِ ذوالجلال نے نبی کریم ﷺ کے احکام و افعال کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:

﴿وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾[3]

”اے مسلمانو! اور رسول مکرم ﷺ جو کچھ تمھیں عطا کر دیں وہ لے لیا کرو اور جس سے منع فرمادیں اس سے رُک جایا کرو۔“

یعنی نبی رحمت ﷺ کے احکام اور افعال واعمال کو ماننا اور ان پر عمل پیرا ہونا اُمت پر لازم ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ اسلام کی اصل تفہیم سیرتِ رسول ﷺ ہی کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے اُسوہ کے ذریعہ سے اُمت کو رہنمائی فراہم کرنے کے متعلق خود ارشاد فرمایا ہے کہ:

((مثلی ومثلكم كمثل راع يخرس غنمه من الذئاب))[4]

”میری اور تمھاری مثال چرواہے کی ہے جو اپنی بکریوں کو بھیڑیوں سے بچاتا ہے۔“

نبی رحمت ﷺ نے اپنی دعوتی ذمہ داریوں کو بیان کرنے کے لیے نہایت خوبصورت مثال کو ذکر فرمایا کہ اے لوگو میری اور تمھاری مثال چرواہے اور بکریوں کے جیسی ہے جس طرح بکریاں بے خبر پھر رہی ہوتی ہیں مگر خطرہ اُس کے سر پر منڈلا رہا ہوتا ہے۔ اور پلک جھپکنے میں بھیڑیا اُچک کر لے جائے گا۔ مگر چرواہا تو بکریوں کی حفاظت پر مامور ہوتا ہے۔ اور اُسے آنے والے خطرات کا علم بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ بکریوں کو اس راستے یا اس سمت میں نہیں جانے دیتا جس طرف خطرہ موجود ہو۔ اسی طرح لوگ گمراہی اور ضلالت کے راستے پر چل کر اپنی اُخروی زندگی کو تباہ کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر انھیں خطرے کا احساس تک نہیں ہوتا۔ مگر نبی رحمت ﷺ نے فرمایا میرا کام ہی یہی ہے کہ بظاہر خوشنما اور ہریالی والا جو اصل میں تباہی اور بربادی کا راستہ ہے اس سے لوگوں کو منع کروں اور انھیں خطرات سے آگاہی دیں۔ ایک طرف یہ حدیث نبی رحمت ﷺ کی دعوتی ذمہ داریوں کو بیان کرتی ہے تو دوسری طرف اُمتیوں کو نبی رحمت ﷺ کے عظیم منصب اور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو بھی بیان کرتی ہے۔

ملّاواحدی کی مختصر سوانح حیات

مُلّاواحدی جن کا اصل نام سید محمد ارتضیٰ تھا۔ آپ ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی جائے پیدائش ہندوستان کا مشہور شہر دہلی ہے۔ آپ نے اپنے علمی سفر کا آغاز بھی دہلی سے ہی کیا۔ پھر دہلی ہی میں آپ میونسپل کارپوریشن کے رکن منتخب ہوئے۔ بعد ازاں راشنگ آفیسر بھی مقرر ہوئے۔[5]

ملّاواحدی کا خطاب

آپ کے بزرگوں نے تو آپ کا نام سید محمد ارتضیٰ رکھا تھا۔ مگر خواجہ حسن نظامی نے آپ کو مُلّاواحد کا خطاب دیا جو بعد ازاں اتنا مشہور ہوا کہ اصل نام کہیں چھپ سا گیا اور اس خطاب نے بے شمار شہرت پائی۔

ادبی و صحافتی خدمات

اوائل عمری سے ہی آپ کو ادب اور صحافت کا شوق تھا۔ آپ نے آغازِ جوانی سے ہی ملک کے معتمد اور مؤقر اخبارات میں لکھنے لکھانے کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اس ضمن میں معروف اخبار و جرائد میں ماہنامہ "زبان"، ماہنامہ "وکیل"، ہفتہ وار "وطن"، روزنامہ "پیسہ" جیسے اخبارات و جرائد سے منسلک رہے۔ مگر جب خواجہ حسن نظامی نے "نظام المشائخ" رسالہ جاری کیا تو مُلّا واحدی بطور نائب مدیر اس رسالہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد خواجہ حسن نظامی "نظام المشائخ" کی اشاعت سے دستبردار ہو گئے تو مُلّا واحدی نے نہ صرف اس رسالہ کی اشاعت کا خوب اہتمام کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دیگر کتب کی ترویج و اشاعت کا کام بھی شروع کر دیا۔

جب ہندوستان تقسیم ہوا تو مُلّاواحدی پاکستان منتقل ہو گئے۔اور کراچی سے جنوری ۱۹۴۸ء کو دوبارہ سے رسالہ "نظام المشائخ" جاری کیا۔ یہ رسالہ ۱۹۶۰ء تک جاری رہا۔ مگر اس دوران آپ نے تحریر کا شغف اپنا لیا جو تادمِ آخر جاری رہا۔[6]

تصانیف

مُلّا واحدی اپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں چونکہ دلی میں مقیم رہے تھے۔ وہاں پر آپ نے رسائل و جرائد کے اجراء پر توجہ مرکوز رکھی۔ مگر تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان میں قیام کے دوران آپ نے تحریر و تصنیف کی طرف توجہ دی۔ اور زبردست قسم کی تصانیف منصۂ شہود پر آئیں۔ چند ایک کتب کا نام درج ذیل ہیں:

۱- میرے زمانے کی دہلی

۲- دلی کا پھیرا

۳- دلی جو ایک شہر تھا

۴- میرا افسانہ

۵- سوانح عمری خواجہ حسن نظامی

۶- تاثرات

۷- حیات اکبر الٰہ آبادی

مُلّاواحدی کی وفات

مُلّاواحدی ۲۲ اگست ۱۹۷۶ء کو کراچی میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اور آپ کی تدفین کراچی میں ہی ہوئی۔[7]

حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ اور مُلّاواحدی

مُلّا واحدی برّصغیر پاک وہند کی ان ممتاز شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے علمی و ادبی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں۔ مُلّاواحدی کی شخصیت اس اعتبار سے بھی انفرادیت کی حامل ہے کہ آپ ایک بلند

پایہ ادیب وصحافی، دانش ور اور بہترین نثر نگار تھے۔ مختلف جرائد ورسائل آپ کے زیر سایہ جاری ہوئے اور کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح آپ کے قلم سے لازوال علمی سرمایہ منصۂ شہود پر منتقل ہوا۔ اُردو زبان میں سیرت نگاری کی بات کی جائے تو آپ کے بغیر یہ تذکرہ مکمل نہ ہوگا کیونکہ آپ اُردو سیرت نگاری کے میدان کے ایک اہم شہسوار ہیں۔ آپ کی کتاب حیاتِ سرور کائنات ﷺ اُردو زبان میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مُلّاواحدی نے حیاتِ سرور کائنات ﷺ کو اپنے منفرد ادبیانہ انداز میں تحریر کیا جو اپنی علمی گہرائی، ادبی حُسن اور روحانی تاثیر کے سبب آج بھی عوام وخواص میں مقبول ومعروف ہے۔ حیاتِ سرور کونین ﷺ میں مُلاواحدی نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کے تمام اہم پہلوؤں کو تحقیقی انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب تحریر کرتے ہوئے مُلّاواحدی نے مستند اسلامی مآخذ ومصادر سے خوب استفادہ کیا اور نبی رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کی ایک جامع تصویر پیش کی۔ اس کتاب کی زبان نہایت سادہ اور اُسلوب نہایت دل کش ہے۔ مُلّاواحدی کی تحریر کی ایک ایسی خوبی جو اس میدان کے شہسواروں میں نایاب ہے اور وہ ہے تحریر لکھتے ہوئے اس میں عقیدت ومحبت سمو دینا اور جذبات سے ایسے مزین کرنا کہ قاری کے براہِ راست دل پر اثر چھوڑے۔ مُلّاواحدی کی سیرتِ طیبہ پر لکھی ہوئی تحریر نہ صرف قاری کو حیاتِ طیبہ کے مختلف گوشوں سے روشناس کرواتی ہے۔ بلکہ اس تحریر سے اُمڈتی محبت وعقیدت کی لہریں قاری کو بھی ساتھ بہالے جاتی ہیں۔ اور نبی رحمت ﷺ کی محبت گوناگوں دل میں گھر کر جاتی ہے۔ مگر سیرت النبی ﷺ پر لکھی ہوئی یہ کتاب یعنی حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ میں مُلّاواحدی بات یا واقعات کو ایسے عام فہم انداز میں بیان کرتے ہیں کہ قاری کو فہم و ادراک میں ذرہ برابر بھی دشواری نہیں ہوتی۔ اور موضوع کی دل چسپی قائم ودائم رہتی ہے۔ اس لیے علماء ہوں یا عوام سب ہی اس کتاب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ اگر یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ کتاب مُلّا واحدی کے نبی رحمت ﷺ کے ساتھ محبت وعقیدت کے وہ جذبات جو وہ اپنے سینے میں سموئے پھرتے تھے انھیں صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مُلّاواحدی نے حیاتِ طیبہ کے تقریباً تمام اہم واقعات کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ یعنی نبی رحمت ﷺ کی ولادت، بچپن، آغا نبوت، مکی و مدنی زندگی، غزوات اور آپ ﷺ کی رحلت تک کے گوشوں کو مستند مصادر کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔

حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ مُلّاواحدی کی نبی رحمت ﷺ کے ساتھ عشق ومحبت کی مظہر ہے۔ مُلّاواحدی نے سیرت نگاری کو صرف ایک تاریخی عمل کے طور پر نہیں لیا بلکہ اس عمل خیر کے ذریعہ سے لوگوں کو نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات سے روشناس کروایا ہے۔ مُلّاواحدی کی سیرت نگاری کا ایک خاص پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے مدعا کو نہایت عاجزی اور خلوص سے بیان کرکے اُسے پُر اثر اور دل فریب بنایا ہے، جو کہ قارئین کو سیرتِ طیبہ ﷺ کے مطالعے اور بعد ازاں اس پر عمل کرنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ بلاشبہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حیاتِ سرور

کونین ﷺ اُردو سیرت نگاری میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ سیرت نگاری کے حوالے سے مُلّا واحدی کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اور اُردو سیرت نگاری کا تذکرہ آپ کے بغیر نامکمل رہے گا۔

مُلّاواحدی کی سیرت نگاری کا منہج

نبی رحمت ﷺ کی سیرت طیبہ منبع ہدایت ہے۔ بطور مسلمان ہم پر لازم ہے کہ ہم نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگی گزاریں۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر بے شمار کتب لکھی جاچکی ہیں اور تقریباً ہر زبان میں حیاتِ طیبہ پر کام ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ تمام کتبِ سیر اپنے اندر کچھ نہ کچھ خصوصیات رکھتی ہیں۔ اسی طرح مُلّاواحدی کی سیرت پر کتاب انفرادیت کی حامل ہے۔ یہ ایک جامع اور مستند اُردوزبان میں لکھی گئی سیرت کی کتاب ہے۔ اس کتاب کی زبان اس قدر آسان فہم ہے کہ قارئین کے دلوں اور ذہنوں پر نقش ہو جاتی ہے۔

قرآن وحدیث بطور بنیادی مآخذ

مُلّا واحدی کی سیرت نگاری کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے سیرت نگاری میں بطور بنیادی مصادر قرآن وحدیث کو بنایا ہے۔ مُلّاواحدی کے نزدیک سیرتِ رسول مکرم ﷺ کو سمجھنے کے لیے اور بیان کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن مجید اور صحیح احادیث کو محور بنایا جائے۔ مُلّاواحدی واقعاتِ سیرت کی وضاحت میں قرآن کے مزاج اور اسلامی تعلیمات کو اہمیت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مُلّا واحدی کا یہ منہج نہ صرف روایتی بلکہ جدید سیرت نگاری کے لیے اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

مستند روایات کا انتخاب

علامہ واحدی نے قرآن وحدیث کے بعد ہمیشہ مستند اور صحیح ترین روایات کو سیرت نگاری کی بنیاد بنایا ہے۔ مُلّا واحدی کے نزدیک سیرتِ طیبہ کا کوئی بھی گوشہ بیان کرتے وقت اس کی صحت اور روایت ودرایت کی کسوٹی پر پرکھنا نہایت ضروری ہے۔ مُلّاواحدی نے ضعیف اور من گھڑت روایات وقصص سے اجتناب کرتے ہوئے صرف ان واقعات سیرت کو لیا ہے جو مستند ذرائع سے حاصل ہوں۔ ان کا یہ انداز تحقیقی دیانت داری اور آپ کے بلند علمی معیار کی عکاس ہے۔

سیرت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ

مُلّاواحدی نے سیرتِ طیبہ کی تصنیف کے موقع پر اس پہلو کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ہر گوشہ شامل ہو جائے۔

مُلّا صاحب نے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے لے کر سانحۂ ارتحال تک کے تمام ادوار جیسا کہ آپ ﷺ کا بچپن مبارک، جوانی اور اعلانِ نبوت اسی طرح ہجرت اور مکی و مدنی ادوارِ زندگی، غزوات، معجزات اور اخلاقی اوصاف کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے۔

مُلّاواحدی کا یہ ہمہ جہت انداز پڑھنے والے کو نبی رحمت ﷺ کی جامع شخصیت کو سمجھنے میں نہ صرف مدد فراہم کرتا ہے بلکہ سیرت کے مختلف پہلوؤں کو متوازن انداز میں پیش کرتا ہے۔

مُلّاواحدی کی سیرت نگاری کا اُسلوب

مُلّاواحدی چونکہ ادبی شخصیت تھے اس لیے اُردو زبان میں اُن کا اُسلوب سب سے جداگانہ ہے۔ مُلّاواحدی کی سیرت نگاری کے اُسلوب کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

سلیس اور عام فہم زبان

مُلّاواحدی کا اُسلوبِ تحریر نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔ آپ نے پیچیدہ اور مشکل زبان کا استعمال نہیں کیا۔ سیرتِ طیبہ کے بہت سارے عنوانات اور ابحاث خالص علمی نوعیت کی ہیں۔ مگر انداز بیان اس قدر سہل اور آسان کہ عام ذہنی سطح کا قاری بھی اس سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکے۔

> ملاحظہ ہو مُلّاواحدی کی تحریر کا ایک اقتباس جس میں وہ خود بھی سہل اندازی کا ذکر کر رہے ہیں:
>
> ”اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس پاک بے نیاز نے مجھ جیسے حقیر اور بے بضاعت کو اپنے محبوب رسول ﷺ اور مقبول بندے کی ایک مختصر سی سوانح حیات لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور قربان اس ذات والاصفات ﷺ کہ جس کے حالات ایک جدید ڈھنگ سے دلی کی سادہ اور عام فہم زبان میں ہدیہ ناظرین کرنے کی میں سعادت حاصل کر رہا ہوں۔“[8]

حقیقت حال بھی یہی ہے کہ مُلّاواحدی کے اُسلوبِ سیرت نگاری کا یہ خاصہ ہے کہ آپ کی تحاریر عام فہم اور سادگی سے بھرپور ہیں۔ مذکورہ بالا عبارت ان کے سادہ طرزِ تحریر اور عام فہم اُسلوب کی عکاس ہے کہ کس قدر سادگی سے بھرپور ان کے یہ جملے ہیں کہ اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میرے سے حقیر شخص کو سیرتِ رسول پاک ﷺ لکھنے کی سعادت عطا فرمائی اور پھر مُلّاواحدی نے سیرتِ مبارک کو ایک نئے ڈھنگ اور طرز سے متعارف کروایا۔ کیونکہ اس سے پہلے اُردو زبان میں اگرچہ سیرت نگاری پر کام ہو چکا ہوا تھا اور ہو بھی رہا تھا مگر اس میں جدت اُسلوب بالکل نہ تھی۔ مُلّاواحدی نے اندازِ تحریر کو شستہ اور سادہ رکھا۔ مگر ہر پہلو کو اس انداز میں بیان کیا کہ قاری کی تشنگی باقی نہ رہے۔ جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہے۔

ادیبانہ رنگ یا ادیبانہ اُسلوب

مُلّاواحدی کی سیرت نگاری کا ایک نمایاں وصف ان کی تحاریر میں موجود ادیبانہ رنگ ہے جو ان کے اُسلوب کو دل کش اور متاثر کن بناتا ہے۔ ان کا تحریر میں جذبات اور خیالات کو پیش کرنے کا انداز نہایت پُراثر اور پُرکشش ہے جو قاری کو نہ صرف سیرت کے مطالعہ کی طرف مائل کرتا بلکہ اسے تحریر کی ادبی خوبصورتی میں گم کر دیتا ہے۔

انبیاء کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابتداء میں ایسے نبی مبعوث ہوئے جیسے بنی نوع انسان کے دورِ طفلی میں ہونے چاہیے تھے۔ آپ کی عبارت ملاحظہ ہو:

"ابتداء میں ایسے نبی مبعوث ہوئے جیسے نوعِ انسان کے دورِ طفلی میں ہونے چاہیے تھے۔ یا انھوں نے نوعِ انسان کو اس طرح سبق پڑھائے جس طرح دورِ طفلی میں پڑھانے چاہیے تھے۔ پھر وہ نبی آئے اور وہ تعلیمی کورس لائے جو نوعِ انسانی کے دورِ جوانی کے لیے موزوں اور مناسب تھا۔"[9]

سابقہ تحریر میں ایک سادہ سی بات کو کس طرح ادبیانہ اُسلوب میں بیان فرمایا کہ تحریر پڑھنے کا لطف دوبالا ہو گیا۔ مُلّا واحدی کے ادبی رنگ کی خصوصیت ان کی زبان و بیان کا حُسن ہے۔ جو نہایت سلیس اور شگفتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ادبی چاشنی لیے ہوئے ہے۔ ان کے الفاظ کو ذرا دیکھیے کس قدر سادگی کے ساتھ ساتھ پُروقار بھی ہیں۔ ان کے جملوں کی تراش قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ اسی طرح نبی رحمت ﷺ کے حُسن و جمال کو بیان کرتے ہوئے کیا ہی خوبصورت انداز اپنایا:

"نبی کریم ﷺ اس طرح بولتے تھے کہ موتی کی لڑی پرو رہے ہیں۔ باوقار تھے۔ دیکھنے والے کا دل دور سے دیکھ کر کھنچنے لگتا تھا۔ باوجود نرم طبیعت اور منکسر المزاج ہونے کے لوگوں پر حضور ﷺ کا رعب چھایا رہتا تھا۔"[10]

مذکورہ بالا اقتباس کو ہی دیکھ لیجیے کس قدر سادگی لیے ہوئے ہے مگر اندازِ بیان ایسا کہ سادہ سی بات کو رنگوں سے مزین کر دیا۔ اس لیے بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ مُلّاواحدی کی سیرت نگاری میں منظر کشی کا بھی ایک منفرد انداز موجود ہے۔ وہ واقعات کو اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ قاری خود کو اس واقعہ کا حصہ محسوس کرتا ہے۔ ان کی تحریر میں جذبات کی عکاسی اس قدر حقیقی اور فطری ہے کہ قاری نہ صرف ان واقعات سے متاثر ہوتا ہے بلکہ ان کے اندر ایک روحانی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس واقعہ کو پڑھتے ہوئے قاری ایک خاص جذباتی وروحانی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

"ایک روز کسی شقی نے حضور ﷺ کے اوپر کیچڑ ڈال دی۔ حضور ﷺ کیچڑ میں لتھڑے گھر آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دھلاتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: بٹی روتی کیوں ہو، تمھارے باپ کا محافظ تو اللہ ہے۔"

[11] اب اس واقعہ کو پڑھ کر قاری پر ایک رِقت آمیز کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

اس ادبیانہ طرزِ اُسلوب کے ذریعے سے مُلّاواحدی نے سیرت نگاری کو محض تاریخی بیانات تک محدود رکھنے کی بجائے ایک فن کی حیثیت دی۔ جس میں قاری کے دماغ پر اثر ڈالنے کی مکمل صلاحیت موجود ہے۔ مُلّاواحدی کی تحریر کا ادبی رنگ نہ صرف ان کی سیرت نگاری کو انفرادیت بخشتا ہے بلکہ ان کی علمی بصیرت اور ادبی مہارت کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے۔

قوت استدلال

مُلّا واحدی کی سیرت نگاری کے اُسلوب کا ایک اہم پہلو اُن کی قوت استدلال ہے جو اُن کے علمی مقام اور فکری گہرائی کی مظہر ہے۔ ان کی تحریر میں دلائل کی وضاحت اور معقولیت اس قدر واضح اور مربوط ہوتی ہے کہ قاری نہ صرف ان کے بیانیے کو تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ اس سے متفق ہونے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ مُلّا واحدی اپنی قوتِ استدلال کا جوہر دکھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "مسلمان ناواقفیت یا نفسانیت کے باعث کچھ سے کچھ بن جائیں۔ سرمایہ دارانہ نظام ان کے ریشے ریشے میں پیوست ہو جائے اور رگ وپے میں سما جائے تو اُسے آپ عجیب و غریب ایمان کہیے۔ مگر اسلام کو مسلمانوں کے ایسے ایمان کا ذمہ دار مت ٹھہرائیں۔ اسلام نے انسان کو کبھی دولت کے پیمانے پر نہیں ناپا۔ اسلام نے انسان اور انسانیت کے جانچنے کی کسوٹی صرف تقویٰ مقرر کی ہے۔"[12]

مذکورہ بالا اقتباس میں مسلمانوں کی نفسانیت یا اسلام سے ناواقفیت یعنی سبب چاہے کچھ بھی ہو مگر مُلّا صاحب نے اپنی قوتِ استدلال سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ یہ عجیب و غریب ایمان تو ہو سکتا ہے مگر عند اللہ اور جو اسلام نبی رحمت ﷺ لائے ہیں وہ ہر گز نہیں ہو سکتا۔ اور پھر ساتھ میں اس کی دلیل بھی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾[13]

"بے شک تم میں سے اللہ کے ہاں وہی صاحبِ عزت ہے جو پرہیز گار ہے۔"

یعنی بات وہی جو صدیوں سے چلی آرہی ہے مگر طرزِ استدلال اس قدر شاندار و جاندار کہ قاری بہ رضا و رغبت تسلیم کرے۔ مُلّا واحدی کے اُسلوب میں قوتِ استدلال کی جھلک اس وقت نمایاں ہوتی ہے۔ جب وہ سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرتے ہوئے منطقی ترتیب کے ساتھ دلائل دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ تاریخی شواہد، احادیث اور قرآنی آیات کو اس انداز میں شامل کرتے ہیں کہ ان کے استدلال کی مضبوطی اور گہرائی واضح ہو جاتی ہے۔ ان کے دلائل میں جذباتیت سے زیادہ معروضیت ہوتی ہے جو ان کی علمی دیانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مُلّا واحدی کی تحریر میں ایک نمایاں پہلو اور بھی ہے کہ وہ اپنے استدلال کو قاری کی ذہنی سطح کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ ان کی زبان میں سادگی اور شفافیت ہوتی ہے جو قاری کو الجھن میں ڈالنے کی بجائے ہر نکتے کو آسانی سے سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ وہ نظریاتی اختلافات کو بھی احترام اور دلائل سے بیان کرتے ہیں جس سے اُن کی تحریر میں وسعتِ نظری اور علمی توازن پیدا ہوتا ہے قوتِ استدلال کے ذریعے سے مُلّا واحدی نے سیرتِ نبوی ﷺ کے پیچیدہ اور نازک پہلوؤں کو اس انداز میں پیش کیا کہ قاری اُن کے دلائل کو نہ صرف درست تسلیم کرتا ہے بلکہ ان پر

عمل کرنے کی ترغیب بھی محسوس کرتا ہے۔ ان کی یہ خصوصیت اُن کے اُسلوب کو منفرد اور قابلِ تقلید بناتی ہے۔ اور ان کی تحاریر کو وہ اثر اور وقار عطا کرتی ہے جو سیرت نگاری کے لیے لازمی ہے۔ مجموعی طور پر مُلّا واحدی کی قوتِ استدلال ان کی سیرت نگاری کا ایسا پہلو ہے جو ان کے علمی اور ادبی کمالات کو نمایاں کرتا ہے اور ان کی تحریر کو علمی اور روحانی دونوں اعتبار سے ایک بیش قیمت سرمایہ بنادیتا ہے۔

واقعات سے اخلاقی و عملی دروس کا استخراج

مُلّا واحدی کی سیرت نگاری کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ سیرتِ طیبہ کے واقعات کو صرف بیان کرنے تک محدود نہیں رہتے بلکہ ان واقعات سے گہرے اخلاقی دروس بھی اخذ کرتے ہیں۔ ان کا یہ انداز نہ صرف اُن کی تحریر کو جاذب بناتا ہے بلکہ قاری کو عملی زندگی میں رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی عبادات اور اُمتِ مسلمہ کے لیے بیان کردہ عبادات کی تعلیمات کے بعد لکھتے ہیں کہ:

> "اسلام میں عبادت نام ہے اعضاء جسمانی کے صحیح استعمال کا۔ اعضائے جسمانی کو استعمال نہ کرنا خلافِ اسلام ہے۔ اور اعضاء جسمانی کا غلط استعمال اسلام کے نزدیک گناہ ہے۔ اعضاء جسمانی کا صحیح استعمال وہ ہے جو اللہ نے بتلا دیا ہے۔ مسلمانوں کی جانیں اللہ کی ملکیت ہیں۔ اُن کا استعمال اس طرح ہونا چاہیے جس طرح اللہ چاہتا ہے۔ اعضاء جسمانی کے ایسے استعمال سے روح اور روحانیت ترقی کرتی ہے اور انسان دنیا و آخرت دونوں جگہوں پر فلاح پاتا ہے۔ دنیا اطمینانِ قلب کے ساتھ گزرتی ہے اور آخرت دنیا ہی کے آگے کی چیز ہے۔"[14]

عبادات کے متعلق نبی رحمت ﷺ کے اعمال اور احکام کو ذکر کرنے کے بعد مُلّا واحدی نے جس انداز میں عملی پہلو کا استخراج کیا ہے کہ عبادات اصل میں ہے کس چیز کا نام اور پھر جب انسان رضاءِ الٰہی کو حرزِ جان بنالیتا ہے تو دنیا میں سکون اور راحت سے نوازا جاتا ہے۔ مزید آخرت کوئی الگ سے شے نہیں بلکہ اسی دنیاوی زندگی کے تسلسل کا نام ہے۔ اسی طرح اخلاق کے متعلق نبی رحمت ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کو بیان کرنے کے بعد قطعیت بھرے انداز میں لکھتے ہیں کہ:

> "انسان بہانہ جُو اور حیلہ طلب واقع ہوا ہے۔ اس کے لیے اخلاقیات کے فقط اُصول کافی نہیں ہیں اس لیے ضرورت ہے کہ ہر خوش اخلاقی اور بد اخلاقی کا استقصاء کیا جائے اور اخلاق کے ایک ایک ریشے کو کھولا جائے۔ اور احکام واضح طور پر دیے جائیں۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے یہ نکتہ پوری طرح ملحوظ رکھا۔"[15]

مُلّا واحدی بالخصوص اُردو سیرت نگاری میں اس اُسلوب کو متعارف کرانے کا سہرا جاتا ہے کہ واقعاتِ سیرت کو بیان کرنے کے بعد ان سے اخلاقی دروس کو اخذ کرکے پھر اس طرح قوتِ استدلال سے بیان کرنا کہ قاری اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے کوشاں ہوجائے۔ یہ خاصہ مُلّا واحدی ہی کا ہے کہ وہ ہر واقعہ کو اس کے سیاق و سباق کے ساتھ

بیان کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اخلاقی سبق کو واضح کرتے ہیں۔ ان کی تحریر میں ان دروس کو اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ قاری کو اپنی روزمرہ زندگی پر آسانی سے لاگو کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر غزوات کے واقعات میں وہ محض جنگی حکمت عملی پر بات نہیں کرتے بلکہ صبر واخلاق، شجاعت اور اتحاد جیسے اخلاقی پہلوؤں کو بھی نمایاں کرتے ہیں۔ مُلّاواحدی کی تحریر میں یہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ وہ اخلاقی دروس کو عمومی اُصولوں کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ہر زمانے اور معاشرے کے لیے قابلِ عمل رہیں۔ اور ان کا انداز کسی قسم کے وعظ ونصیحت کی بجائے قاری کے دل ودماغ پر اثر ڈالنے والا ہوتا ہے۔ وہ واقعات کی گہرائی میں جاکر ان پہلوؤں کو اُجاگر کرتے ہیں جو انسانی کردار کی تعمیر کے لیے اہم ہیں۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ مُلّاواحدی ان دروس کو قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کے ساتھ جوڑتے ہیں جس سے ان کی تحریر کی علمی حیثیت مضبوط ہو جاتی ہے۔ ان کا یہ انداز قاری کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ سیرتِ طیبہ کے واقعات محض ماضی کا قصہ نہیں بلکہ آج بھی انسانی زندگی کے لیے روشن مینار ہیں۔
مجموعی طور پر مُلّاواحدی کے اُسلوب میں واقعات سے اخلاقی دروس کا استخراج ان کی سیرت نگاری کو ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ ان کی تحریر قاری کو صرف علم فراہم نہیں کرتی بلکہ اس کی شخصیت کو سنوارنے میں بھی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ خصوصیت اُن کے علمی وادبی کمالات کا ثبوت ہے اور انھیں سیرت نگاری کے میدان میں ممتاز بناتی ہے۔

مُلّاواحدی کی سیرت نگاری اور مسائل عصریہ کا حل

مُلّاواحدی کی سیرت نگاری کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ سیرتِ طیبہ کو محض تاریخی واقعات کے بیان تک محدود نہیں رکھتے بلکہ اسے عصر حاضر کے مسائل کے حل کے لیے ایک مکمل اور عملی رہنمائی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ان کا اُسلوب ایسا ہے کہ وہ سیرت کے مختلف پہلوؤں کو موجودہ دور کے تناظر میں پیش کر کے ان سے ایسے نتائج اخذ کرتے ہیں جو آج کے انسان کے لیے نہایت مفید اور قابلِ عمل ہیں۔ مُلّاواحدی کی تحاریر سیرت میں اسلامی تعلیمات کی عالمگیریت اور ہمہ جہتی کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ وہ سیرتِ طیبہ کے اُن واقعات اور تعلیمات کو خاص طور پر اُجاگر کرتے ہیں جو انسانیت کو موجودہ دور کے فکری، سماجی اور اخلاقی بحرانوں سے نکالنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ ان کا اُسلوب نہ صرف علمی ہے بلکہ عملی بھی ہے جو قاری کو اُن مسائل کے حل کی طرف راغب کرتا ہے جن کا سامنا آج کے مسلمان معاشروں کو ہے۔ اسی بات کی بابت خود رقمطراز ہیں:

> "سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ ہر دور کے انسان کے لیے نہ صرف رہنمائی کا ذریعہ ہے بلکہ وہ اپنی زندگی کے تمام مسائل کا حل سیرت میں سے پا سکتا ہے۔"[16]

مُلّاواحدی نے اسی طرح سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں سماجی انصاف کے اُصولوں کو اُجاگر کیا اور معاشرے کو ایک قابلِ عمل روڈمیپ دیا۔ نبی رحمت ﷺ کی مدنی زندگی میں سے آپ ﷺ کے مبنی بر انصاف واقعات کے تذکرہ کے بعد سماجی انصاف کے اُصولوں کا ذکر کرتے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ:

"نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایسا معاشرہ قائم کیا جس میں تمام طبقات کو مساوی حقوق دیے گئے اور ہر قسم کے ظلم واستحصال کو ختم کیا گیا۔"17

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مدنی دور میں نبی اکرم ﷺ کے مبنی بر انصاف فیصلے جنھوں نے ایک مضبوط ریاست کے اور پُر امن معاشرے کے قیام کے لیے کلیدی کردار ادا کیا۔ مثلاً فاطمہ بنت اسود نامی خاتون کے چوری جیسے جرم کے ارتکاب کے بعد جب نبی رحمت ﷺ کو سفارش کرائی گئی تو آپ ﷺ اس پر ناراضی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ مُلّاواحدی ان واقعات کے تذکرہ کے بعد اس اُصول کو بیان کرتے ہیں کہ پُرامن معاشرے کے لیے ضروری ہے کہ سماجی انصاف کے معاملے میں کسی قسم کی مفاہمت نہ کی جائے۔ قانون اور انصاف میں سب برابر ہیں۔ مزید لکھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں بے چینی اور اضطراب کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سماجی انصاف کو قائم کیا جائے۔ تاکہ ایک پُرامن معاشرے کا قیام عمل میں آسکے۔

خواتین کے حقوق

دیگر مسائل عصریہ کی طرح خواتین کے حقوق سے بھی سیرتِ طیبہ کے واقعات سے اُصولوں کا استخراج کرکے عہدِ حاضر میں خواتین کے حقوق کی بحالی کا علم بلند کیا۔ خواتین کے حقوق کے حوالے سے مُلّاواحدی لکھتے ہیں کہ:

"ازواجِ مطہرات کے ساتھ حضور سرورِ کائنات ﷺ کا معاملہ یہ تھا کہ برتاؤ میں مطلق فرق نہیں فرماتے تھے۔ کھانا، کپڑا، مکان سب کے پاس یکساں تھا۔ ایک رات ایک بیوی کے گھر میں رہتے تو دوسری رات دوسری بیوی کے گھر میں۔ وفات سے قبل کی سخت بیماری بھی اس عدل وانصاف پر اثر انداز نہ ہوسکی۔"18

ملاحظہ فرمائیں کہ کیسے خوبصورت انداز میں مُلّا صاحب نے خواتین کے حقوق کی بات کو استدلال کے ذریعے بیان فرمایا کہ نبی رحمت ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ برابری اور عدل ووالا معاملہ فرماتے تھے۔ بیماری کے ایام میں بھی عدل وانصاف کے قیام کو یقینی بنایا۔ سوائے وفات سے چند روز پہلے جس میں آپ ﷺ کے ہلنا جلنا محال تھا۔ اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف قیام پذیر ہوگئے۔ اسی طرح جب کبھی ازواجِ مطہراتؓ میں بشری تقاضوں کے تحت چپقلش ہوجاتی تو نہایت الفت ومحبت کے ساتھ اُن کے باہمی جھگڑوں کو ختم کرادیتے اور ان کے غصہ کی حالت کو زائل کردیتے تھے۔ واقعات سیرت کو درج کرنے کے بعد مُلّا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا جو دُنیا کے کسی مذہب یا تہذیب نے نہیں دیا۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین کو معاشرتی و قانونی اور اخلاقی تحفظ فراہم کیا جو آج کے دور میں بھی قابلِ عمل ہے۔"19

مُلّا صاحب نے نہایت لاجواب انداز میں ہمارے مسائل عصریہ کا حل سیرتِ طیبہ کی روشنی میں پیش کیا جس کی جتنی تحسین کی جائے کم ہے۔

بین المذہب ہم آہنگی

بین المذاہب ہم آہنگی اور تعلیمات کے حوالے سے مُلّا واحدی نے سیرت النبی ﷺ کے کئی واقعات کو پیش کیا۔ جن میں نبی رحمت ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ بہترین رویہ اختیار کیا۔ اس کے بعد لکھتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک اور عدل کا مظاہرہ کیا۔ آج کے دور میں یہ اُصول مذہبی ہم آہنگی اور امن قائم کرنے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔"[20]

آج بین المذاہب چپقلش اور عداوت وعدم برداشت کے رویے ہمارے معاشرے کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ ہر طرف انارکی اور اضطراب کی سی کیفیت ہے۔ مگر نبی رحمت ﷺ کی سیرت طیبہ اور مُلّا واحدی کا اُسلوب سیرت نگاری بین المذہب ہم آہنگی کے فروغ میں مددگار ومعاون ہو سکتا ہے۔

معاشی مسائل

دیگر مسائل عصریہ کے حل کی طرح ہمارے معاشرے معاشی مسائل اور معاشی طور پر عدم توازن جیسے گھمبیر مسئلے کا حل بھی مُلّاواحدی صاحب نے اپنی کتب سیرت میں تحریر کیا ہے۔ معاشی ناہمواریوں کے حوالے سے مُلّا واحدی نے زکوٰۃ، صدقات اور معاشی انصاف کے اسلامی اُصولوں کو اُجاگر کیا آپ لکھتے ہیں کہ:

"نبی اکرم ﷺ نے ایسا نظامِ معیشت قائم کیا جس میں دولت کی تقسیم منصفانہ ہو اور غریبوں کا حق محفوظ رہے۔"[21]

مُلّاواحدی کی تصانیف نہ صرف سیرت النبی ﷺ کا مستند حوالہ ہیں بلکہ عصرِ حاضر کے مسائل کا حل بھی پیش کرتی ہیں۔ ان کی تحریریں جدید دنیا کے سماجی واخلاقی اور معاشی مسائل کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں ان کی کتابیں آج کے قارئین کو نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے عملی پہلوؤں سے روشناس کراتی ہیں اور ہمیں بتاتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہر دور کے انسان کے لیے رہنمائی موجود ہے۔

جدید سیرت نگاری کے لیے مُلّاواحدی کے اُسلوب سے استفادے کی جہات

مُلّاواحدی برصغیر پاک وہند کے ایک نمایاں سیرت نگار تھے۔ جنھوں نے سیرت نگاری کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی تحریریں جدید سیرت نگاری کے لیے کئی اہم پہلوؤں کو اُجاگر کرتی ہیں۔ جن کی اہمیت درج ذیل نکات میں واضح کی جاسکتی ہیں:

ا-ادبی وعلمی انداز

مُلّاواحدی نے سیرت النبی ﷺ کو ادبی اور علمی انداز میں پیش کیا۔ جس سے ان کی تحریروں میں ایک منفرد دلکشی پیدا ہوئی۔ ان کی زبان سادہ، پُر اثر اور قارئین کے دل میں اُترنے والی تھی۔ جو عصرِ حاضر کے قارئین کو متاثر کرتی ہے۔

۲-مستند تاریخی حوالہ جات

مُلّاواحدی کی تحریروں میں مستند تاریخی حوالہ جات شامل ہوئے تھے جن سے ان کی تحقیق کی گہرائی کی مضبوطی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ جدید سیرت نگاری کا ایک بنیادی اُصول ہے کہ سیرت کو صرف مستند ذرائع کی بنیاد پر پیش کیا جائے۔

۳-عصرِ حاضر کے تقاضوں کا شعور

مُلّاواحدی نے سیرت نگاری میں جدید دور کے مسائل اور تقاضوں کو مدِ نظر رکھا۔ ان کی تحریریں نہ صرف ماضی کے حالات پیش کرتی ہیں بلکہ موجودہ دور میں ان سے سبق حاصل کرنے کی ترغیب بھی دیتی ہیں۔

۴-سماجی اور اخلاقی پہلوؤں کی وضاحت

مُلّاواحدی کی سیرت نگاری کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے سیرت النبی ﷺ کے سماجی اور اخلاقی پہلوؤں کو زیادہ نمایاں کیا۔ ان کی تحریروں نے معاشرتی امن، بھائی چارے اور اخلاقی اقدار کے فروغ پر زور دیا۔

۵-نوجوان نسل کے لیے رہنمائی

مُلّاواحدی کی تحریریں خاص طور پر نوجوان نسل کے لیے ایک مشعلِ راہ ہیں۔ انھوں نے سیرت النبی ﷺ کو اس انداز میں پیش کیا کہ نوجوان نسل اس سے متاثر ہو کر اپنے کردار عمل کو بہتر بنا سکے۔

۶-اسلامی تعلیمات کی عصری تشریح

انھوں نے اسلامی تعلیمات کو جدید طرز میں پیش کیا جو نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ غیر مسلم قارئین کے لیے بھی دلکش اور قابلِ فہم ہے۔ ان کا یہ انداز جدید سیرت نگاری کے لیے ایک رہنما اُصول فراہم کرتا ہے۔

۷-متوازن اور جامع انداز

مُلّاواحدی نے نہایت متوازن انداز میں سیرت نگاری کی۔ جس میں نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے تمام پہلوؤں کو جامعیت کے ساتھ بیان کیا گیا۔ ان کا یہ انداز جدید سیرت نگاری کے لیے ایک ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے۔

مُلّاواحدی کے منہج واُسلوب کے فروغ کے لیے سفارشات

۱- ان کی تمام تحریروں کو ڈیجیٹل فارمیٹ میں منتقل کیا جائے تاکہ وہ آن لائن دستیاب ہوں۔
۲- ان کے کام کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جائے تاکہ عالمی قارئین بھی مستفید ہو سکیں۔
۳- ان کی سیرت نگاری پر تحقیقاتی مقالے اور کتب شائع کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
۴- سوشل میڈیا پر ان کی تعلیمات کے اہم نکات کو مختصر پوسٹس اور گرافکس کی صورت میں پیش کیا جائے۔
۵- ملاواحدی کے کام پر تحقیقی کانفرنسز اور علمی مباحثوں کا انعقاد کیا جائے۔
۶- ان کی کتب کو جدید انداز میں دوبارہ شائع کیا جائے اور آن لائن خریداری کے لیے دستیاب کیا جائے۔

۷- سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ان کے کام کو عام قارئین تک پہنچانے کے لیے عوامی لیکچرز کا اہتمام کیا جائے۔

خلاصہ

سیرت نگاری ایک گلشن ہے اور ہر سیرت نگار اس گلشن کا ایسا پھول جو اپنے رنگ اور خوشبو کے سبب دوسروں سے مختلف ہے۔ اسی طرح ملا واحدی بھی اپنے منہج اور اسلوب کے اعتبار سے دیگر سیرت نگاروں سے الگ پہچان جداگانہ اسلوب رکھتے ہیں۔ ملا واحدی کا اسلوب اُردو میں جدید سیرت نگاری کے لیے ایک ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ملا صاحب کے اسلوب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ ملا صاحب واقعات سیرت سے نتائج اخذ کرنے کے بعد اصول وضع کرتے ہیں اور ان اس اصولوں کا قوانین کی روشنی میں معاشرتی و جدید مسائل کا حل پیش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کی تحریر ادبی رنگ سے بھی مزین ہے جس کی وجہ سے قاری کی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔ ملا واحدی کی کتب سیرت کو اردو دان طبقے میں اس لیے بھی پذیرائی حاصل ہوئی کہ یہ کتب ایک طرف ادبی رنگ لیے ہوئے ہیں تو ساتھ ہی ساتھ استعارہ و تشبیہات سے بھی مزین ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ سادگی اور دہلوی لہجے نے مخصوص بانکپن گویا جذبات کو الفاظ کا پہناوا عطا کر دیا ہو۔ جو قاری کو جذباتی کیفیت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ان خصوصیات کی بنا پر ملا واحدی کا اسلوب اہمیت کے لحاظ سے دوچند ہو گیا ہے۔ سو ملا واحدی کہ منہج و اسلوب سے استفادہ کرتے ہوئے اردو میں جدید سیرت نگاری کو مزید موثر اور فائدہ مند بنایا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] القرآن، الاحزاب ۳۳:۲۱۔

[2] مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، صحيح مسلم، كتاب الصلاة المسافرين و قصرها، باب جامع صلاة الليل، ومن نام عنه أو مرض، رقم الحدیث: ۵۱۲.

[3] القرآن، الحشر ۵۹:۷۔

[4] محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، اشاعت: ریاض، سعودی عرب، ناشر: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۷ء ج: ۴، ص ۱۵۲ حدیث نمبر: ۲۵۴

[5] ملاواحدی۔ میرا افسانہ۔ اکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔ کراچی۔ ۲۰۱۵، ص ۱۲۱

[6] ایضاً، ص ۱۳۴۔

[7] ملاواحدی۔ میرا افسانہ۔ اکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔ کراچی۔ ۲۰۱۵، ص ۱۲۹

[8] مُلّاواحدی دہلوی، حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ، ادارہ نشریات لاہور، ۲۰۰۸، ص ۳۷۔

[9] مُلّاواحدی دہلوی، حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ، ادارہ نشریات لاہور، ۲۰۰۸، ص ۵۲۲۔

[10] ایضاً، ص ۳۷۔

[11] ایضاً، ص ۳۲۸۔

[12] مُلّاواحدی دہلوی، حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ، ص ۴۲۶۔

[13] القرآن، الحجرات ۴۹: ۱۳۔

[14] مُلّاواحدی دہلوی، حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ، ص ۴۷۔

[15] مُلّاواحدی دہلوی، حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ، ص ۲۶۷۔

[16] مُلّاواحدی دہلوی، حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ، ص ۱۲۔

[17] ایضاً، ص ۴۵۔

[18] ایضاً، ص۔

[19] مُلّاواحدی دہلوی، حیاتِ سرورِ کائنات ﷺ، ص ۳۴۸۔

[20] ایضاً، ص ۹۵۔

[21] ایضاً، ص ۱۱۰۔